



سوال

(70) جمعہ کے دن فوت ہونے والے کو عذاب؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہا جاتا ہے کہ جب کوئی آدمی جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن فوت ہو جائے تو اللہ عز و جل اس سے قیامت تک کا عذاب ہٹا لیتا ہے۔ یہ مسئلہ کیا درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کی رات یا دن موت کی فضیلت کے بارے میں وارد روایات ضعیف ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے "کتاب الجنائز" کے اختتام پر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث:

«ما من مسلم یموت یوم الجمعة اولیاءه لجمعة الا وقاه اللہ فتنۃ القبر» حسنہ البانی بشواہدہ المشکاۃ (1367)

یعنی "جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ فرماتا ہے۔"

نقل کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

فی اسنادہ ضعف واخرجه ابویعلیٰ من حدیث انس نحوہ واسنادہ اضعف

یعنی "اس کی سند میں ضعف ہے۔ اور اس کی مانند حدیث ابویعلیٰ نے بھی حضرت انس سے بیان کی ہے لیکن اس کی سند اس سے بھی زیادہ کمزور ہے۔"

مذکورہ حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بذا حدیث غریب ویس اسنادہ بمتصل و بیئہ بن سیف انما یروی عن ابی عبد الرحمن الحلی عن عبد اللہ بن عمرو ولا تعرف لربیعہ من سیف سماع من عبد اللہ بن عمرو

"یعنی یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی روایت تو عبد اللہ بن عمرو سے ابو عبد الرحمن حلی کے واسطے سے ہے۔ ربیعہ بن سیف کا سماع عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم نہیں ہو سکا۔"



باب ماجاء فیمن یموت یوم الجمعة

شارح ترمذی علامہ مبارک پوری فرماتے ہیں :

فاحدیث ضعیف لانتقطاعه لکن له شواہد

"پس انقطاع کی بنا پر حدیث ضعیف ہے لیکن اس کے کچھ شواہد ہیں۔"

پھر علامہ سیوطی سے بحوالہ "مرقاۃ" کچھ آثار و شواہد نقل کئے ہیں۔ (تحفہ الاحوذی: 188/4) بہر صورت ان آثار کی صحت یا قابل صحت ہونا مشکوک ہی نظر آتا ہے جب کہ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی رطب و یابس جمع کرنے میں معروف ہے مجھے اس وقت سخت تعجب ہوا جب میں نے استاد محترم مفتی محمد عبدہ صاحب مدظلہ العالی کی کتاب "احکام الجنائز" کا مراجعہ کیا تو اس کے حواشی میں بحوالہ تحفہ فرماتے ہیں :

مسند احمد و ترمذی ولہ شواہد فاحدیث بمجموع طرقہ حسن او صحیح

یعنی "عبداللہ بن عمرو کی روایت مسند احمد اور ترمذی میں ہے اور اس کے کچھ شواہد بھی ہیں۔ پس حدیث مجموع طرق کے اعتبار سے حسن یا صحیح ہے۔"

دراں حالیکہ مذکور عبارت محل مقصود میں قطعاً نہیں ہے۔ البتہ ایک دوسرے مقام پر علامہ موصوف فرماتے ہیں :

یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے۔ لیکن اس کی تائید متعدد حدیثوں سے ہوتی ہے۔" (فتاویٰ ثنائیہ: 2/25)

گویا کہ موصوف کا رجحان اثبات مسئلہ رفع عذاب کی طرح ہے لیکن اس بارے میں درجہ حجت و استدلال کا حصول ایک مشکل امر ہے۔ اور یہ بات مسلمہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال سوموار کے روز ہوا تھا۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں اسی تمنا کا اظہار کیا تھا۔ اس پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تبویب یوں قائم کی ہے: "باب موت یوم الاثنین" صحیح البخاری کتاب الجنائز رقم الباب (۹۴)

شارحین حدیث نے لکھا ہے: اس سے مصنف کا مقصود جمعہ کی فضیلت کے بارے میں وارد حدیث کی تضعیف ہے۔

واقعاتی طور پر وفات کا جو دن اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب اور پسند فرمایا وہی افضل اور بہتر ہونا چاہیے۔ اسی بناء پر خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دن موت کی چاہت کی تھی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 244

محدث فتویٰ